سورة هود

آیات ۱ - ۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۟ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۙ ۝۱ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ
مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ ۙ ۝۲ وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى
وَّ يُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝۳ اِلَى اللّٰهِ
مَرْجِعُكُمْ ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۴ اَلَاۤ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ
يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۵
وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَ يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ
مُّبِيْنٍ ۝۶ وَ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّ كَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ
اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَ لَىِٕنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا
سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷ وَ لَىِٕنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ
لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۠ ۝۸

سُوْرَةُ هُوْد

- نام - سُوْرَةُ هُوْدٍ وہ سورت جس میں حضرت ہود علیہ السلام کا ذکر آیا ہے، شناخت کے طور پر اس سورۃ کا نام ان کے نام سے موسوم کر دیا گیا ہے لیکن ایسا نہیں ہے کہ اس سورۃ میں بطورِ خاص حضرت ہود علیہ السلام کے زندگی کے واقعات بیان کیے گئے ہیں ، اگرچہ ان کا اور ان کی قوم کا تذکرہ اس سورت میں آیا ہے دیگر رسولوں اور ان کی قوموں کے تذکرے کے ساتھ
- سورت کی ۵۰ ویں آیت میں لفظ هُوْد آیا ہے، سورت میں کل ۵ مرتبہ لفظ هُوْد آیا ہے
- سورت کا حجم : یہ سورۃ 123 آیات اور 10 رکوع پر مشتمل ہے
- زمانۂ نزول – یہ بھی مکی سورت ہے۔ سورۃ ہود، سورۃ یونس کے ساتھ نازل ہوئی (غالباً سورۃ یونس کے معاً بعد) ، ہجرت سے پہلے
- سورت کی اہمیت وفضیلت: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ شِبْتَ، قَالَ شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَالْوَاقِعَةُ وَ الْمُرْسَلَاتُ وَ عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ (سنن الترمذي - 3297) حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ سیدنا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے آپ ﷺ سے ایک دن عرض کیا کہ یا رسول اللہ، آپ جلدی بوڑھے ہوگئے ہیں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے " سورۃ ھود، سورۃ واقعہ ، سورۃ المرسلات ، سورۃ عم یتساء لون اور سورۃ اذا الشّمس کورت نے بوڑھا کر دیا ہے" (اس روایت کو حاکمؒ نے بھی المستدرک میں بیان کیا ہے)

ان سورتوں میں جو تنبیہ کی گئی ہے اس کی بنا پر آپ ﷺ کو اپنی امت کے بارے میں بھی یہ خوف لگا ہوا تھا کہ کہیں وہ بھی اپنی نافرمانی کی وجہ سے اسی طرح کے کسی عذاب کا شکار نہ ہو جائے۔

سُوْرَةُ هُوْد

○ سورۃ ہود کے نزول کے وقت کی صورتحال : آپ ﷺ کے مذکور قول مبارک (...شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَ الْوَاقِعَةُ... سنن الترمذي - 3297) سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس سورۃ کے نزول کا زمانہ آپ ﷺ کے لیے کتنا گراں تھا؟

⇦ قریش نے شرافت اور نجابت کی ہر رمق کو چھوڑ کر مخالفت اور دشمنی کی ہر حد عبور کرلی تھی۔ قرابت داری، ہمسائیگی، قومیت، شہریت، دوست داری کسی بات کا بھی لحاظ ان کے اندر باقی نہیں رہ گیا، اسلام دشمنی نے انھیں بالکل اندھا کردیا ہے ان کی اکثریت آپ ﷺ کی بات سننے کی بھی روادار نہیں تھی

⇦ ان کا رویہ ٹھیک ان قوموں جیسا ہو رہا تھا جن پر اس سے پہلے اللہ کا عذاب نازل ہو چکا

⇦ اس دوران قرآنِ مجید میں مسلسل تنبیہات نازل ہو رہی تھیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ آخری ساعت بہت جلد قریب آ رہی ہے جب نافرمان قوم کی زندگی کی صف لپیٹ دی جاتی ہے اور انھیں دی ہوئی مہلت ختم کردی جاتی ہے۔

⇦ آپ ﷺ ان الٰہی تنبیہات کے نزول پر شدید مضطرب اور فکرمند رہتے، آپ ﷺ کسی طرح یہ نہیں چاہتے کہ جس قوم کی ہدایت کے لیے انھیں بھیجا گیا ہے وہ ہدایت سے محرومی کے باعث اللہ کے عذاب کا شکار ہو۔

⇦ آپ ﷺ نے اس درد اور بے چینی کے ساتھ پوری ہمدردی اور غمگساری سے قریش مکہ کو دعوتِ حق پہنچائی اور انہیں اس خطرے سے آگاہ کرنے کی ہر ممکنہ کوشش جو اسی روش پہ چلنے والی کتنی ہی اقوام کو صفحۂ ہستی سے مٹا چکا

سُوْرَۃُ ھُوْد - خصوصیات

- سورۃ ہود ایک جلالی فضا کی سورت
- سورۃ ہود میں کن اقوام کا تذکرہ ہے؟ سورۃ ہود میں حضرتِ نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت شعیب، اور حضرت لوط (علیہم السلام) کی دعوت اور ان اقوام کا ذکر ہے (کافی تفصیل سے)

ان تمام رسولوں کی دعوت کو ان کی قوموں نے جھٹلا دیا، نیتجتًا اللہ تعالیٰ نے ان قوموں کو سخت عذاب میں پکڑ لیا اور ان قوموں کا نام ونشان تک مٹ دیا گیا

- متعدد رسولوں کی تاریخِ دعوت بیان کی گئ ہے اور اس دعوت کا خلاصہ ایک جملے میں بیان کیا گیا، يَٰقَوۡمِ ٱعۡبُدُواْ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنۡ إِلَٰهٍ غَيۡرُهُۥۖ اے میری قوم ! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے

- اس سورۃ میں قوموں کے قانونِ ہلاکت (Law of annihilation) اور قانون استبدال (Law of replacement) کی وضاحت ہے کہ اللہ تعالیٰ مختلف قوموں کو وقفے وقفے سے مہلت دینے کے بعد ہلاک کر دیتا ہے، ان کے نیک لوگوں کو بچا لیتا ہے اور پھر امامت و قیادت کے لیے ایک اور قوم کو میدان میں لے آتا ہے
- تمام رسولوں نے اپنی قوموں کو توبہ واستغفار کی دعوت دی تاکہ وہ اللہ کے غضب سے بچ سکیں
- دعوت اور تنبیہ - اس سورت کے نمایاں ترین موضوع (دعوت یہ کہ سب کی بندگی چھوڑ کر اللہ کے بندے بنو اور اپنی دنیوی زندگی کا سارا نظام آخرت کی جواب دہی کے احساس پر قائم کرو اور تنبیہ یہ کہ عذاب کے آنے میں جو تاخیر ہو رہی ہے یہ دراصل ایک مہلت ہے جو اللہ اپنے فضل سے تمہیں عطا کر رہا ہے۔ اگر اس مہلت میں تم نہ سنبھلے تو نہ ٹلنے والا عذاب کا شکار ہو گے)

سُوْرَةُ هُوْد

سورۃ ہود کا ربط

- گذشتہ سورت سُوْرَةُ يُوْنُسَ سے اس کی کافی مماثلت ہے اور اس کے ساتھ ایک جوڑا ہونے کا ربط ہے
- دونوں مکی دور کے آخر میں نازل ہوئیں (غالباً یکے بعد دیگرے)
- دونوں سورتوں میں ایمانیاتِ ثلاثہ پر زور، خاص طور پر آپ ﷺ کی رسالت کے اثبات اور قرآن کے اعجاز پر
- سُوْرَةُ يُوْنُسَ کے ۱۱ رکوعوں میں سے ۲ رکوع انباء ورُسل سے متعلق ہیں (جن میں حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے) اور باقی ۹ رکوع میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور قدرتوں کا ذکر (التذکیر بِآلاءِ اللہ) ہے
- سُوْرَةُ هُوْد میں ۱۰ رکوع ہیں جن میں سے ۶ رکوع میں انباء ورسل کا ذکر (التذکیر بِاَیَّامِ اللہ) جس میں نوح علیہ السلام کا ذکر دو رکوعوں پر مشتمل (یہ مقام حضرت نوح علیہ السلام کے ذکر کے اعتبار سے پورے قرآن میں جامع ترین ہے) اور صرف ساڑھے تین رکوعوں میں دوسرے مضامین (التذکیر بِآلاءِ اللہ) ہیں
- سُوْرَةُ يُوْنُس میں منکرین توحید، منکرین رسالت اور منکرین آخرت کے خلاف اتمامِ حجت ہے
- سُوْرَةُ هُوْد میں اتمامِ حجت کے بعد توبہ واستغفار کی دعوت دی گئی ہے اور دعوت کو جھٹلانے کی صورت میں ہلاکت کی دھمکی دی گئی ہے

سُوْرَةُ هُوْد

سورۃ ہود کے اہم مباحث
اسلام کے بنیادی عقائد (ثلاثہ) توحید، رسالت اور قیامت وغیرہ
توحید عبادت کے مطالبے کی تکرار اللہ کے خالق و رازق ہونے کا ذکر
قرآن مجید کے معجزہ ہونے کا تذکرہ اور فصحائے عرب سے اس جیسی دس سورتیں لانے کا مطالبہ
قرآن کی دعوت کو قبول کرنے والوں اور اس سے اعراض کرنے والوں میں فرق کی وضاحت
رسولوں کی دعوت پر شک کرنے والی اقوام کو ہلاک کر دیا جاتا ہے
ہلاکت اقوام اور استغفار کا باہمی تعلق (استغفار کے فوائد)
حضرت نوح اور ان کی قوم کی سرگزشت
ایمان و عمل صالح کے بغیر کسی نبی یا رسول کا بیٹا ہونا بھی مفید نہیں ہے
قوم عاد کی سرگزشت (رب کی ناشکری کی، رسولوں کی نافرمانی کی- ہلاک کر دیئے گئے
قوم ثمود کی سرگزشت (توبہ و استغفار کی دعوت - رسول کو جھٹلایا ہلاک کر دیئے گئے
لوط علیہ السلام کی قوم کو دعوت، نافرمان، اور بد اطوار قوم پتھروں کی بارش سے ہلاک کر دی گئی
اہل مدین اور حضرت شعیب کی سرگزشت- اہل مدین رزق حرام کی خوگر، ایک سیکولر قوم
حضرت موسیٰ کی دعوت اور آل فرعون کی ہلاکت
نبی اکرم ﷺ کو دعوت حق پر مستقل اور ثابت قدم رہنے کا حکم

الٓرٰ ۟ كِتٰبٌ اُحۡكِمَتۡ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتۡ مِنۡ لَّدُنۡ حَكِيۡمٍ خَبِيۡرٍ ۙ ﴿۱﴾ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِىۡ لَـكُمۡ مِّنۡهُ نَذِيۡرٌ وَّبَشِيۡرٌ ۙ ﴿۲﴾ وَّاَنِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ

الٓرٰ - الف ـ لام ـ را (حرف مقطعات)

كِتٰبٌ اُحۡكِمَتۡ اٰيٰتُهٗ - (یہ) ایک کتاب ہے محکم کیا گیا اس کی آیات کو

أحْكَمَ يُحْكِمُ ، إحْكَامًا (IV)
مضبوط (محکم) کرنا

ثُمَّ فُصِّلَتۡ - پھر وہ کھول کر بیان کی گئی ہیں

فَصَّلَ يُفَصِّلُ ، تَفْصِيْلاً تفصیل سے (کھول کر) بیان کرنا (II)

مِنۡ لَّدُنۡ حَكِيۡمٍ خَبِيۡرٍ - ایک باخبر حکمت والے کے طرف سے

لَدُنۡ پاس (ظرف مکان – Space adverb)

اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا - کہ نہ عبادت کرو

اَلَّا = اَنۡ + لَا

اِلَّا اللّٰهَ - تم مگر اللہ کی

اِنَّنِىۡ لَـكُمۡ مِّنۡهُ - بیشک میں تمہارے لیے اس (کی طرف) سے

نَذِيۡرٌ وَّبَشِيۡرٌ - ایک خبردار کرنے والا ہوں اور ایک بشارت دینے والا ہوں

وَّاَنِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ - اور یہ کہ تم بخشش چاہو اپنے رب سے

اِستَغفَرَ يَسْتَغْفِرُ ، اِسْتَغْفَارًا بخشش مانگنا (XI)

ثُمَّ تُوبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِىْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝۳

ثُمَّ تُوبُوْٓا اِلَيْهِ - پھر پلٹ آؤ تم اس کی طرف

يُمَتِّعْكُمْ - تو وہ فائدہ اٹھانے دے گا تم کو

مَتَّعَ يُمَتِّعُ ، تَمْتِيْعًا - فائدہ دینا (II)

مَّتَاعًا حَسَنًا - اچھے سامان سے

مَتَاع - سامان

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى - ایک مقرر وقت تک

اَجَل - مقررہ

مُسَمًّى - نام رکھا ہوا (تَسْمِيَةٌ سے مفعول)

وَّيُؤْتِ - اور وہ دے گا

أَتَى يَأْتِي ، إِيْتَاءً - دینا

كُلَّ ذِىْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ - ہر فضیلت والے کو اس کی فضیلت

(ہر زیادہ عمل کرنے والے کو اس کا زائد اجر)

وَاِنْ تَوَلَّوْا - اور اگر تم لوگوں نے منہ موڑا

تَوَلَّى يَتَوَلَّى ، تَوَلِّيًا - منہ پھیرنا (V)

اصل میں تَتَوَلَّوْا تھا
ایک ت حذف ہو گیا

فَاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ - تو بیشک میں ڈرتا ہوں تم پر

عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ - ایک بڑے دن کے عذاب سے

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۙ ﴿۱﴾ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۙ ﴿۲﴾ وَّ
اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْۤ
اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ﴿۳﴾

الف۔ لام۔ را۔ ہ وہ کتاب ہے، جس کی آیتیں پختہ اور مفصل ارشاد ہوئی ہیں، ایک دانا اور باخبر
ہستی کی طرف سے۔ کہ تم بندگی نہ کرو مگر صرف اللہ کی میں اُس کی طرف سے تم کو خبردار
کرنے والا بھی ہوں اور بشارت دینے والا بھی، اور یہ کہ تم اپنے رب سے معافی چاہو اور اس کی
طرف پلٹ آؤ تو وہ ایک مدت خاص تک تم کو اچھا سامان زندگی دے گا اور ہر صاحب فضل کو اس
کا فضل عطا کرے گا لیکن اگر تم منہ پھیرتے ہو تو میں تمہارے حق میں ایک بڑے ہولناک دن
کے عذاب سے ڈرتا ہوں

Alif. Lam. Ra. This is a Divine Command whose contents have been made firm and set forth in detail from One Who is All-Wise, All-Aware
that you may worship none but Allah. Verily, I have come to you as a warner and a bearer of good news from Him, that you may seek forgiveness of your Lord and turn to Him in repentance whereupon He will grant you a fair enjoyment of life until an appointed term, and will bestow favour on everyone who merits favour. But should you turn away (from the truth), I fear for you the chastisement of an Awesome Day.

الٓرٰ ۟ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۙ﴿۱﴾ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ ۙ﴿۲﴾

سورۃ کا مقدمہ - قرآن کی عظمت کا تذکرہ

- یہاں کتاب سے مراد "قرآن کریم " ہے، جس کی دو صفات یہاں بیان کی گئی ہیں

1. پہلی صفت- اس کی آیات کا مُحْکَم ہونا، جس کا تعلق قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت اور اس کی معجز بیانی سے ہے، محکم (اِحکام) کے معنی کسی چیز کو اچھی طرح گانٹھنا، مضبوط کرنا، اور اس طرح پختہ اور استوار کرنا کہ اس میں کسی خلل اور نقص کا گمان تک نہ رہے

یہ کتاب ایک جامع نظام حیات ، ایک معبود ، ایک دین اور اخلاقیات کے ایک انسان ساز دستور کی طرف بلاتی ہے۔ اس کے مضامین میں اس قدر استحکام ہے کہ مختلف ادوار کی تاریخ ہو یا انبیاء کی دعوت کا ذکر ہو ، منکرین کو تنبیہ ہو یا نصیحت، بیانِ احکام ہو، اجمال کا مقام ہو یا تفصیل کا سب انتہائی مربوط اور سب کا محور ایک، نقطہ آغاز وانجام ایک، ہدف ایک اور منزل ایک

مکہ کے ابتدائی دور میں نازل ہونے والی سورتیں اختصار، جامعیت اور اعجاز بیان کا کامل نمونہ ہیں۔ دین کی بنیادی باتیں مختصر گٹھے ہوئے جملوں میں جیسے دریا کوزے میں بند۔ بعد میں مدنی دور میں ان پر تفصیل کا رنگ آیا اور وہی بنیادی باتیں ایک جامع اور ہمہ گیر نظام زندگی کی شکل میں نمایاں ہو گئیں

2. دوسری صفت - اس کی آیات مُفَصَّل ہیں، جس کا تعلق قرآن میں مذکور دلائل توحید، احکام و واجبات، واقعات عالم اور مواعظ و نصائح سے ہے۔ اس کتاب میں کوئی پیچیدگی ہے نہ کوئی ابہام ہے۔ مطالب کو کھول کر پوری وضاحت ، روشن مثالوں اور تاریخی واقعات کے شواہد کے ساتھ عام فہم صریح لفظوں میں بیان کیا گیا ہے۔ جو ایک عام انسان کے لیے بھی قابل فہم ہیں اور علماء کے لیے بھی اس میں تحقیقات کی بہت گنجائش ہے

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۙ ۝١ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۙ ۝٢

قرآن کی عظمت کا تذکرہ

- قرآن کی ان خصوصیات کو قرآن مجید میں کئی مقامات پر بیان کیا گیا ہے
- كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ (ص-29) یہ ایک کتاب ہے، ہم نے اسے تیری طرف نازل کیا ہے، بہت بابرکت ہے، تاکہ وہ اس کی آیات میں غور و فکر کریں اور تاکہ عقلوں والے نصیحت حاصل کریں
- يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ (یونس -57) اے لوگو ! بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے عظیم نصیحت اور اس کے لیے سراسر شفا جو سینوں میں ہے اور ایمان والوں کے لیے سراسر ہدایت اور رحمت آئی ہے
- إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا (الإسراء-9) بلاشبہ یہ قرآن اس (راستے) کی ہدایت دیتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور ان ایمان والوں کو جو نیک اعمال کرتے ہیں، بشارت دیتا ہے کہ بیشک ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔
- عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه : أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إن اللهَ يَرفعُ بهذا الكِتابِ أقْواماً ويَضَعُ به آخَرِينَ - سیدنا عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : اس کتاب کے ذریعے اللہ تعالیٰ بہت سی قوموں کو بام عروج پر پہنچائے گا اور (اسے چھوڑ دینے والی) بہت سی قوموں کو قعر مذلت میں گرا دے گا۔ [رواہ مسلم]

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۙ ۝١ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۙ ۝٢

قرآن کی دعوت کا اساسی پیغام - اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ

- تمام انبیاء ورُسل کی دعوت دراصل اسی چیز سے انسان کو باخبر کرنے کی دعوت ہے۔ قرآن میں اس کو انتہائی محکم زبان اور واضح اسلوب میں بیان کردیا گیا ہے۔ اور یہی نبی کریم ﷺ کی دعوت کی اصل روح، دعوت کا عنوان اور دعوت کا نچوڑ ہے۔
- یہ اسلامی نظریہ حیات کی اساسی باتیں ہیں اور بنیادی حقائق ہیں۔ یعنی اطاعت اور بندگی صرف اللہ وحدلہ لا شریک کی ہوگی اور دین صرف اللہ کا ہوگا۔ اور یہ اعتقاد رکھنا لازم ہوگا کہ ایک دن ہم نے جزاء وسزا اور حساب وکتاب کے لیے اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ اور یہ حساب وکتاب دنیا میں اچھے اور برے اعمال کی اساس پر ہوگا۔ کیونکہ دنیا دار الامتحان ہے۔
- آپ ﷺ اسی پیغام کے لیے بشیر ونذیر بن کر آئے۔ آپ ﷺ ہر اس آدمی اور اس قوم کے لیے بشارت دینے کے لیے تشریف لائے ہیں جو اللہ کے رسول اور اس کتاب کے بنیادی پیغام کو تسلیم کرکے آپ پر ایمان لے آئے اور زندگی کے تمام شعبوں میں اللہ کی بندگی بجالانے کا عہد کرے اور عملًا اس کا پیکر بن جائے یعنی نظام زندگی اللہ کا ہو، عبادت اللہ کی ہو اور اطاعت وحکمرانی اللہ کی ہو صرف اور صرف اللہ کی۔
- بندگی صرف اور صرف اللہ کی ہو ـــ اور ان تمام راستوں کو بند کردینا چاہیئے جن پر چل کر انسان انتشار کا شکار ہوتا ہے اور وہ نظریاتی اور فکری بے راہ روی میں مبتلا ہوتا ہے۔ انسانیت کو خام خیالی، وہم پرستی اور کھوٹے نظریات اور جھوٹے خداؤں کی بندگی اور غلامی سے صرف اس صورت میں نجات دلائی جاسکتی ہے کہ وہ محض اللہ کا بندہ بن جائے۔ دین صرف اللہ کے لیے تب ہوگا جب لوگ صرف اللہ وحدہ لاشریک کو رب تسلیم کرلیں اور اللہ کی ربوبیت کا مفہوم یہ ہے کہ لوگ اللہ کا نظام، اللہ کا دستور اور اللہ کے قوانین وفرامین کو اپنالیں (اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ)

ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ يُمَتِّعۡكُمۡ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤۡتِ كُلَّ ذِىۡ فَضۡلٍ فَضۡلَهٗ‌ ؕ وَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنِّىۡۤ اَخَافُ عَلَيۡكُمۡ عَذَابَ يَوۡمٍ كَبِيۡرٍ ۝۳

اجتماعی توبہ واستغفار (اوراس سے جڑا

- انسانی زندگی دو چیزوں سے عبارت، (۱) احساسات و تصورات جنھیں ہم اعتقادات بھی کہتے ہیں، (۲) اعمال
- انبیاء ورسل کی دعوت کا پہلا جزو- انسانوں کے احساسات اور تصورات کو درست کرنا (جس کا ذکر گذشتہ آیت کریمہ میں – محض اللہ کی عبادت-اس کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا الٰہ نہ مان لیں)
- اب اعمال کی درستگی کے لیے حکم دیا جارہا ہے کہ (۱) اپنی گزشتہ زندگی پر ندامت اور استغفار کرو (معافی مانگو) ، (۲) ہر طرف سے کٹ کر اللہ کی طرف لوٹ جاؤ، اس کے سواہر آستانے سے سر اٹھا لو، ہر تعلق سے منہ موڑ لو، ہر رسم بندگی سے مقاطعہ اور زندگی کے تمام شعبوں کو اسی کی ہدایت اور اطاعت میں دے دو
- جو آدمی یا جو قوم اس طرح ایمان و عمل کو ہر آلودگی سے پاک کرلے اور اپنے احساسات، اپنے معاملات، اپنے معاہدات اور اپنے اخلاق کو اللہ کی شریعت کے مطابق ڈھال لے اس کیلئے اللہ کا وعدہ کہ وہ ایسے لوگوں کو متاع حسن سے نوازے گا
- متاع حسن -سے مراد یہ ہے کہ وہ انھیں زندگی کی آسودگی عطا کرے گا۔ ان کے کاروبار میں برکت دے گا۔ ان کے کھیتوں میں وقت پر بارشیں برسیں گی اور فصلیں لہلہائیں گی۔ زمین کی زرخیزی میں اضافہ ہوجائے گا۔ زندگی کی ہر ضرورت فراوانی سے عطا ہوگی انھیں باقی قوموں میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا اور ساتھ ہی ساتھ دلوں اس احساس کو زندہ رکھے گا کہ ان کے کاروبار کی وسعت، غلوں کی فراوانی اور زندگی کی آسودگی سراسر اللہ کی نعمت ہے اور یہ اس کی شریعت پر عمل کرنے کا نتیجہ ہے اگروہ اس کی نعمتوں پر شکر بجالائیں گے تو وہ اپنی نعمتوں میں اضافہ فرمائے گا۔ یہی وہ متاع حسن ہے جسے قرآن کریم نے ایمان اور تقوی سے مشروط کیا ہے۔ وَلَوۡ اَنَّ اَهۡلَ الۡقُرٰٓى اٰمَنُوۡا وَ اتَّقَوۡا لَفَتَحۡنَا عَلَيۡهِمۡ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ..

اِلَى اللّٰهِ مَرۡجِعُكُمۡ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝۴ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ يَثۡنُوۡنَ صُدُوۡرَهُمۡ لِيَسۡتَخۡفُوۡا مِنۡهُ ؕ اَلَا حِيۡنَ يَسۡتَغۡشُوۡنَ ثِيَابَهُمۡ ۙ يَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۝۵

اِلَى اللّٰهِ مَرۡجِعُكُمۡ - اللہ ہی کی طرف تم کو لوٹنا ہے

مَرْجَع - لوٹنا

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ - اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے

اَلَاۤ اِنَّهُمۡ - سن لو ! بیشک وہ لوگ

اَلَا - حرفِ تنبیہ

يَثۡنُوۡنَ صُدُوۡرَهُمۡ - دوہرا کرتے ہیں اپنے سینوں کو

(ث ن ي)

ثَنَى يَثْنِي ، ثَنَاءً - پھیرنا، موڑنا، تہہ کرنا، دہرا کرنا اور لپیٹنا

اردو: ثناء، استثناء، ثانی، ثانیہ، مثنوی، اِثنا، مُثنّٰی

لِيَسۡتَخۡفُوۡا مِنۡهُ - تاکہ وہ چھپ جائیں اس سے

(خ ف ي)

اِسْتَخْفَى يَسْتَخْفِي ، اِسْتَخْفَاءً - چھپنا (x)

اَلَا حِيۡنَ - خبردار جس وقت

يَسۡتَغۡشُوۡنَ - ڈھانپتے ہیں یہ لوگ خود کو

(غ ش و)

اِسْتَغْشَى يَسْتَغْشِي ، اِسْتَغْشَاءً - ڈھانپنا (x)

ثِيَابَهُمۡ - کپڑوں سے

ثِيَاب - کپڑے (واحد - ثَوْب)

وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوٓاْ أَصَٰبِعَهُمْ فِيٓ ءَاذَانِهِمْ وَٱسْتَغْشَوْاْ ثِيَابَهُمْ (سورة نوح:7)

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝٤ اَلَاۤ اِنَّهُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَهُمْ ۙ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٥

یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ - وہ جانتا ہے ہر وہ بات جو یہ چھپاتے ہیں

وَمَا یُعْلِنُوْنَ - اور وہ بھی جو ظاہر کرتے ہیں

اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ - بیشک وہ پوری طرح باخبر ہے

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ - سینے کے بھیدوں سے

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ
يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٥﴾

تم سب کو اللہ کی طرف پلٹنا ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے
دیکھو! یہ لوگ اپنے سینوں کو موڑتے ہیں تاکہ اس سے چھپ جائیں خبردار! جب یہ کپڑوں سے اپنے آپ کو ڈھانپتے ہیں، اللہ ان کے چھپے کو بھی جانتا ہے اور کھلے کو بھی، وہ تو اُن بھیدوں سے بھی واقف ہے جو سینوں میں ہیں

Unto Allah is your return, and He has power to do everything.
Lo! They fold up their breasts that they may conceal themselves from Him. Surely when they cover themselves up with their garments Allah knows well what they cover and what they reveal. Indeed He even knows the secrets hidden in the breasts.

وَ مَا مِنۡ دَآبَّةٍ فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزۡقُہَا وَ یَعۡلَمُ مُسۡتَقَرَّہَا وَ مُسۡتَوۡدَعَہَا ؕ کُلٌّ فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۶﴾ وَ ہُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ

وَ مَا مِنۡ دَآبَّةٍ - اور نہیں ہے کوئی جاندار

دَبَّ یَدِبُّ ، دَبًّا.. رینگنا، گھسٹ کر چلنا

دَابَّة ۔ رینگ کر چلنے والے جانور ۔ مگر اس کا اطلاق سب جانوروں پر

فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا - رُوئے زمین میں مگر

عَلَی اللّٰہِ رِزۡقُہَا ۔ اللہ پر ہے اس کا رزق

رِزْق ۔ اللہ کی عطا (اس کا اطلاق محض مادی اشیاء پر نہیں، مادی و معنوی تمام اشیاء پر

وَ یَعۡلَمُ مُسۡتَقَرَّہَا - اور وہ جانتا ہے اس کے رہنے کی جگہ

مُسْتَقَر ۔ ٹھہرنے کی جگہ (اِسْتِقْرارٌ سے) (X)

وَ مُسۡتَوۡدَعَہَا ۔ اور اس کے سونپے جانے کی جگہ

اِستَوْدَعَ یَسْتَوْدِعُ ، اِسْتِیْدَاعًا ۔ امانت کے طور پر رکھنا، ودیعت کرنا (X)

(و د ع)

مُسْتَوْدَع ۔ امانت رکھنے کی جگہ، حفاظت کی جگہ (شکمِ مادر، قبر، زمین، سٹور) یہاں مراد قبر ہے

کُلٌّ فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ - سب کچھ ایک واضح کتاب میں (درج) ہے

وَ ہُوَ الَّذِیۡ - اور وہی تو ہے جس نے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ - پیدا فرمایا آسمانوں اور زمین کو

فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ - چھ دنوں میں

وَّكَانَ عَرۡشُهٗ عَلَى الۡمَآءِ لِيَبۡلُوَكُمۡ اَيُّكُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَـئِنۡ قُلۡتَ اِنَّكُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِ الۡمَوۡتِ لَيَـقُوۡلَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۝

وَّكَانَ عَرۡشُهٗ عَلَى الۡمَآءِ - اور تھا اس کا عرش پانی پر

لِيَبۡلُوَكُمۡ - تاکہ آزمائے تمہیں

بَلَا يَبْلُوْ ، بَلَاءً - آزمانا

لِ - لامِ تعلیل (عِلّت)

اَيُّكُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا - کہ تم میں سے کون بہتر ہے عمل کے لحاظ سے

اَيُّ - کون (کلمہ استفہام)

وَلَـئِنۡ قُلۡتَ - اور یقیناً اگر آپ کہیں

لَئِنْ = لَ + اِنْ

لَ - لامِ تاکید

اِنْ - حرفِ شرط

اِنَّكُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ - کہ تم دوبارہ اٹھائے جاؤ گے

مِنۡۢ بَعۡدِ الۡمَوۡتِ - مرنے کے بعد

لَيَـقُوۡلَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا - تو لازماً کہیں گے وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا

اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا - نہیں ہے یہ مگر

اِنْ - اگر اِلّا کے ساتھ آئے تو نفی کے معنی دیتا ہے

سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ - ایک کھلا جادو

سِحر - جادو

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِينٍ ﴿٦﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَّبْعُوثُونَ مِنْ
بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٧﴾

زمین میں چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو اور جس کے متعلق وہ نہ
جانتا ہو کہ کہاں وہ رہتا ہے اور کہاں وہ سونپا جاتا ہے، سب کچھ ایک صاف دفتر میں درج ہے
اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا جبکہ اس سے پہلے اس کا عرش پانی پر
تھا تاکہ تم کو آزما کر دیکھے تم میں کون بہتر عمل کرنے والا ہے اب اگر اے محمدؐ، تم کہتے ہو کہ لوگو،
مرنے کے بعد تم دوبارہ اٹھائے جاؤ گے، تو منکرین فوراً بول اٹھتے ہیں کہ یہ تو صریح جادوگری ہے

There is not a single moving creature on the earth but Allah is responsible for providing its sustenance. He knows where it dwells and where it will permanently rest. All this is recorded in a clear Book.
And He it is Who created the heavens and the earth in six days - and [before that] His Throne was upon the water that He may test you, who of you is better in conduct If you were to say (O Muhammad): 'All of you will surely be raised after death', then those who disbelieve will certainly say: 'This is nothing but plain sorcery.

محمد اقبال

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝۶

علم الٰہی کی وسعت

- اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ کوئی اس سے بھاگ یا چھپ نہیں سکتا۔
- ہر جاندار کو، وہ جہاں بھی ہو، پہاڑوں کی چوٹیوں پر یا سمندروں کی تہوں میں، گھنے جنگلوں میں یا آباد شہروں میں، اللہ نے اس کے رزق کا بندوبست کر رکھا ہے
- اللہ کے رسول کی دعوت اور پیغام سے اپنے آپ کو چھپانے والے مشرکین کو ایک مخفی ملامت بھی کہ حیف ہے ان لوگوں پر جو اس کی بات سننے سے گریز کر رہے ہیں اور اس کے رسول کی دعوت پر کان دھرنے کے لیے تیار نہیں ہیں
- کبھی تم اس بات پر غور کرو کہ تم اپنی جس امارت پر فخر کرتے ہو اور جن نعمتوں پر اتراتے ہو اور جس عیش و عشرت نے تمہیں اندھا کر رکھا ہے۔ آخر یہ سب کچھ تمھیں کس نے دیا ہے؟
- یہ نعمتیں تمہیں کون عطا کرتا ہے اور پھر لذت کام ودہن سے تمہیں کس نے بہرہ ور کر رکھا ہے؟ آدمی جس کا کھاتا ہے اسی کا گاتا ہے اور جس کے احسانات سے فیض یاب ہوتا ہے ہمیشہ اسی کے سامنے سر جھکاتا ہے لیکن تمہیں نہ اللہ کی رزق رسانی یاد آتی ہے نہ اس کے احسانات ربوبیت، کبھی تمہیں جھکنے پر مجبور کرتے ہیں۔ تم اپنے اس رویہ پر اگر کبھی غور کرو تو تمہیں خود ہی اس پر شرم آنی چاہیے۔
- پھر یہ بھی نہ سمجھو کہ جب کوئی مر گیا تو بس فنا ہو گیا۔ وہ فنا نہیں ہو جاتا بلکہ وہ زمین کی امانت میں دے دیا جاتا ہے اور ایک دن آئے گا جب زمین یہ امانت اپنے رب کے حوالے کرے گی۔ ہر چیز ایک واضح رجسٹر میں درج ہے

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّ كَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَىِٕنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ

اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ

- اللہ کے علم کامل کو بیان کرنے کے بعد اس آیت کریمہ میں اس کی قدرت کاملہ کو بیان کیا جارہا ہے کہ جس طرح وہ کائنات کی ایک ایک بات سے باخبر ہے اسی طرح اس کائنات کی تخلیق بھی اسی کی قدرت کاملہ کا نتیجہ ہے۔
- وہ اس پر مکمل قدرت رکھتا ہے کہ وہ اس کائنات کو ایک ہی لمحے میں یا ایک ہی مرحلے میں پیدا فرمادیتا لیکن اس کی حکمت کا تقاضا یہ ہوا کہ اسے ایک ہی لمحے میں یا ایک مرحلے میں نہیں بلکہ مختلف مراحل میں اس کی تخلیق کو مکمل کیا تاکہ یہ معلوم ہو کہ کائنات کا ظہور کوئی اتفاقی حادثہ نہیں بلکہ اس کے خالق نے ارادہ، اسکیم، ترتیب اور حکمت کے ساتھ اس کو وجود بخشا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی بے غایت و بے مقصد کارخانہ نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے ایک عظیم غایت ہے
- ایام سے مراد یہاں طلوع آفتاب سے لے کر غروب آفتاب والا دن مراد نہیں (زمین و آسمان کی تخلیق سے پہلے جبکہ نہ سورج تھا اور نہ اس کا طلوع و غروب نیتجتاً نہ دن تھا نہ رات) - یوم کا لفظ مطلق وقت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یہاں بھی یہ انہی معنی میں استعمال ہوا ہے جس سے عام طور پر یہ مراد لیا گیا ہے کہ آسمان و زمین کی تخلیق چھ ادوار میں پایہ تکمیل تک پہنچی۔ ہر دور کی مقدار کتنی تھی ؟اس کی وضاحت قرآن واحادیث میں نہیں آئی اور یہ امر متشابہات میں سے ہے (انسانی ہدایت کا معاملہ اس پر منحصر نہیں ہے)
- اللہ کا عرش پانی پر تھا، یہ بات بھی ہمارے ادراک سے باہر ہے کہ تخت سے کیا مراد ہے اور پانی سے کیا مراد ہے؟ کیا اس سے یہی پانی مراد ہے یا یہ لفظ محض استعارے کے طور پر مادے کی اس مائع (Fluid) حالت کے لیے استعمال کیا گیا ہے جو موجودہ صورت میں ڈھالے جانے سے پہلے تھی — تخلیق کے بعد اللہ تعالیٰ نے زمین کو انسان کے رہنے کے قابل بنایا، اس میں اس کی زیست کا سامان رکھ دیا تاکہ وہ اس کو آزمائے (اور یہ اس کی مقصد حیات کی طرف اشارہ ہے) -اس آیت میں انسان کی قدر و قیمت کو اس کے "حسن عمل" سے مربوط کیا گیا ہے نہ کہ اس کے کثرت عمل سے، یہ بات نشاندہی کرتی ہے کہ اسلام ہر جگہ کیفیت عمل پر نظر رکھتا ہے کثرت وکمیّت اور مقدار پر نہیں ۔

وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۠ ⑧

وَلَئِنْ اَخَّرْنَا - اور اگر ہم مؤخر کرتے ہیں

أخَّرَ يُؤَخِّرُ ، تَأخِيْرًا - مؤخر کرنا (II)

عَنْهُمُ الْعَذَابَ - ان سے عذاب

اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ - ایک مقرّرہ مدت تک

اُمَّة - (لغوی معنی میں) مُدت

مَعْدُوْدَة - گنی ہوئی (معین)

لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ - تو وہ لازماً کہیں گے کیا چیز روکتی ہے اس کو

حَبَسَ يَحْبِسُ ، حَبْسًا - روکنا، محبوس کرنا

اردو: حبس، محبوس (قیدی)

اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ - سن لو جس دن وہ (عذاب) آئے گا ان کے پاس

لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ - تو وہ نہیں ہے پھیرا جانے والا ان سے

صَرَفَ يَصْرِفُ ، صَرْفًا - پھیرنا، ہٹانا، لوٹانا

صَرَف: کسی چیز کو ایک حالت سے دوسری میں پھیرنا/بدلنا

مَصْرُوف - پھیرا جانے والا

وَحَاقَ بِهِمْ - اور چھا جائے گا ان پر

حَاقَ يَحِيقُ ، حَيْقًا - گھیر لینا، قید کرنا

مَّا كَانُوْا - جس کا وہ تھے

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ - مذاق اڑاتے

(ھ ز أ)

اِسْتَهْزَأَ يَسْتَهْزِئُ ، اِسْتِهْزَاءً - مذاق اڑانا (X)

وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا
عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۧ ٨

اور اگر ہم ایک خاص مدت تک ان کی سزا کو ٹالتے ہیں تو وہ کہنے لگتے ہیں کہ آخر کس چیز نے اُسے روک رکھا ہے؟ سنو! جس روز اُس سزا کا وقت آگیا تو وہ کسی کے پھیرے نہ پھر سکے گا اور وہی چیز ان کو آ گھیرے گی جس کا وہ مذاق اڑا رہے ہیں

And were We to put off the chastisement from them for a determined period, they will cry out: 'What withholds Him from chastising?' Surely when the day of the chastisement will come, nothing will avert it and the chastisement which they had ridiculed shall encompass them.

وَلَىِٕنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۠ ۸

کفار کے استہزاء کا جواب

- گذشتہ آیات میں ان کے اس مذاق کا ذکر ہے جو مرنے کے بعد اٹھائے جانے کی خبر کا وہ اڑا رہے تھے۔اس آیت میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ یہی مذاق کی روش ان کی اس عذاب کے بارے میں بھی ہے جس سے اس دنیا میں ان کو لازماً دو چار ہونا ہے اگر انھوں نے رسول کی تکذیب کر دی۔
- گذشتہ اقوام پر ایسے ایسے عذاب نازل ہوئے، جن کی وجہ سے ان اقوام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا گیا لیکن تباہ کر دینے والے یہ عذاب اس وقت آئے جب رسول اپنی قوم کے سامنے معجزات پیش کر چکے اور انھوں نے معجزات کے باوجود تکذیب جاری رکھی
- رسالت محمدی کی نوعیت سابقہ رسالتوں سے ذرا مختلف ہے۔آپ خاتم الرسل ہیں۔ تمام نسلوں کے لیے رسول ہیں اور آپ کو جو معجزہ دیا گیا وہ مادی معجزہ نہیں ہے۔ یہ ایسا معجزہ ہے جو ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔آنے والی نسلیں بھی اسے دیکھ سکتی ہیں اور اس پر تدبر کر سکتی ہیں اور نسلاً بعد نسل اس پر ایمان لا سکتی ہیں۔ اس لیے اللہ کی حکمت کا تقاضا یہ ہوا کہ آپ کی امت پر ایسا عذاب نازل نہ ہو جس کے ذریعے انہیں بیخ و بنیاد سے اکھاڑ پھینکا جائے بلکہ یہ عذاب افراد پر نازل ہو اور یہی صورت اللہ نے ان اقوام کے لیے اختیار کی جن کو کتاب دی گئی تھی۔ کس کتابی قوم کو جڑ سے اکھاڑ کر نہیں پھینکا گیا
- مشرکین عذاب کے نہ آنے کے بارے جب پوچھتے ہیں تو یہ لوگ نہ تو اللہ کی حکمت سے واقف تھے اور نہ ہی اللہ کی رحمت سے۔
- جب یہ عذاب آئے گا تو اسے پھر کوئی بھی پھیر نہ سکے گا بلکہ وہ پوری طرح انھیں گھیر لے گا اور یہ ان کے استہزاء اور بد عملی کی سزا ہو گی

اضافی مواد

Reference Material

مضامینِ قرآن

- قرآن مجید بنیادی طور پر دعوت کی ایک کتاب ہے؛ انسان کو دعوتِ الٰہی۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی قوم کو جب انذار کیا اور ان تک حق کا پیغام پہنچایا تو قرآن کریم ہی آپ کا آلہ انذار اور ذریعہ دعوت تھا
- قرآنِ مجید میں اس کی اصلِ اس کی دعوت، اس کے دلائل اور مطالبات کی تفصیل ہے کہ یہ کتاب کیا دعوت دیتی ہے، اس دعوت کی اساسات کیا ہیں، کن اخلاقی قدروں کو یہ کتاب اجاگر کرتی ہے، قانون کی سطح پر اس کے کیا مطالبات ہیں، کس قسم کی شخصیت کی تشکیل اس کے پیشِ نظر ہے؟ یہ سب اور ان سے متعلقہ لوازمات قرآنِ مجید کے مضامین ہیں
- قرآنِ مجید اگرچہ ہزاروں آیات پر مشتمل ایک الہامی کتاب ہے لیکن قرآن کے مضامین تعداد میں کافی کم ہیں
- مختلف مفسرینِ قرآن نے اپنے علم کے مطابق مضامین قرآن کی تعداد بیان کی ہے، ان میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے بیان کردہ پانچ بنیادی مضامینِ قرآن اہمیت کے لحاظ سے سب سے نمایاں ہیں جو انہوں نے اپنے اصول التفسیر پر شاہکار رسالے الفوز الکبیر فی اصول التفسیر میں بیان کئے ہیں، ان کو علومِ خمسہ یا علومِ پنجگانہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے
- ان کے مطابق قرآنِ مجید کے مضامین کو بنیادی طور پر پانچ علوم میں تقسیم کیا جا سکتا ہے علمِ احکام، علمِ مناظرہ ، علمِ تذکیر بآلاءِ اللہ، علمِ تذکیر بایّامِ اللہ، علمِ تذکیر بالموت

قرآن مجید کے یہی پانچ بنیادی علوم ہیں جن کو مختلف الفاظ و اسالیب میں قرآن کی مختلف سورتوں میں پیش کیا گیا ہے جو قرآنِ مجید کے اعجازِ بیان کا منتہائے کمال ہے

1. **عِلْمُ الْاَحْکَامْ**: قرآنِ مجید میں انسانوں کی فلاح کے لیے جو احکام بیان کیے گیے ہیں انکا جاننا "عِلْمُ الْاَحْکَامْ " کہلاتا ہے۔ ان احکام میں واجب، مستحب، مکروہ، حلال و حرام شامل ہیں ۔ ان احکام کا تعلق عبادات (نماز، روزہ، حج زکوۃ)، مناکحات (نکاح، طلاق، خلع وغیرہ) ، معاملات (تجارت، وصیت، وراثت وغیرہ)، ریاست سے متعلق، دستوری قانون، فوجداری قانون (حدود)، پروسیجرل لاء (الادب القاضی) اور بین الاقوامی قانون (السیر) شامل ہیں۔

یہ احکام دو قسم کے ہیں۔(۱) **اوامر**: اس سے مراد وہ احکام ہوتے ہیں جن پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہو (اس میں عبادات اور معاملات کی تمام اقسام شامل ہیں (۲) **نواھی**: اس سے مراد وہ احکام ہیں جن سے کسی کام کے کرنے سے منع کیا گیا ہو، جو بنی نوعِ انسان کے لیے مضر ہیں اور ان کے کرنے سے معاشرے میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً: شراب خوری، سود خوری، قتلِ عمد، جوٗا وغیرہ

قرآن میں آیاتِ احکام کی تعداد تقریباً 500 ہے

2. **عِلْمُ الْمُخَاصِمَہ** (علم مناظرہ): علم المخاصمہ سے مراد تقابل ادیان (comparative study of religions) یا مذاہب گروہوں کے عقائد سے بحث و مباحثہ کرتا ہے اس علم میں ان قرآنی آیات کا علم شامل ہے جن میں گمراہ اقوام مشرکین، یہود، نصاریٰ اور مُنافقین کے باطل عقائد کو واضح کیا گیا ہو اور ان کے عقائد کو قرآن مجید اور سنت نبوی کی روشنی میں رد کیا گیا ہو (اس میں شرکیہ عقائد کا ابطال، توحید کا اثبات، عقیدہ آخرت اور حیات بعد الموت پر دلائل، صاریٰ کے عقیدہ تثلیث، مسیح علیہ السلام کی الوہیت، ابنیت اور مصلوبیت کارد ، منافقین کا نفاق اور اخلاص کی ترغیب شامل ہیں)

3. **عِلْمُ التَّذْكِيْرَبِالاٰءِ اللهِ**: اس سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور نشانیوں یعنی تخلیقِ ارض و سما اور اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ کا بیان اور اس کا علم (اس کے تحت آفاق و انفس میں بکھرے دلائل، اس کی کمالِ قدرت، اس کی بے مثال صناعت و خلق، جیسے زمین و آسماں کی تخلیق ، رات اور دن کے بدلنے، ہواؤں کے چلنے، بادلوں کے برسنے ، ان کے ذریعے مردہ زمین کے زندہ ہونے، سمندروں، پہاڑوں، صحراؤں، چوپایوں اور اس طرح کے بے شمار مظاہر میں لا تعداد نشانیاں اور ان پر دلائل شامل ہیں)

4. **عِلْمُ التَّذْكِيْرِبِاَيَّامِ اللهِ**: اس علم سے مراد قرآن مجید میں گزشتہ گمراہ اقوام کی تباہی و بربادی کی وجوہات کا علم ہے، اس کو علمِ قصص بھی کہا جاتا ہے، اس میں تباہ شدہ اقوام کی تباہی کی علت اخلاقی بتائی گئی ہے یعنی سر کشی اور رسولوں کی دعوت کا انکار

ان واقعات کے بیان کرنے کا مقصد (ا) افراد و اقوام کو زمانہ کے نا قابلِ تغیر اصولوں سے آگاہ کرنا انذار اور عبرت آموزی ہے اور مخاطبین کو متنبہ کیا گیا کہ اگر وہ بھی اسی روش پر گامزن رہے جس پر یہ تباہ شدہ قومیں چلتی رہیں تو سنت اللہ کے مطابق ایک دن ان کو بھی اسی انجامِ بد سے دوچار ہونا ہے

ان تاریخی واقعات کے بیان سے قرآن کی ایک غرض یہ بھی کہ اہلِ ایمان اس سے یاد دہانی حاصل کریں(وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ)

5. **عِلْمُ التَّذْكِيْرِ بِالْمَوْت وَمَابَعْدَه**: اس علم کا تعلق وقوع قیامت، حشر و نشر، پرسشِ اعمال اور جزا و سزا یعنی جنت اور دوزخ کے احوال و مقامات کے بیان سے ہے۔ موت اور اس کے مابعد کے حقائق کا ذکر کرکے دراصل انسان کی ذمہ داری کو محقق اور ثابت کیا گیا ہے اور یہ بھی کہ انسانی اعمال فانی نہیں ہیں بلکہ ان پر اس کی ابدی کامیابی کا انحصار ہے

علوم القرآن پر لکھی گئ کتب

علوم القرآن پر لکھی گئ کتب

علوم القرآن میں وہ تمام مباحث شامل ہوتے ہیں جن کا قرآن کریم سے کسی نہ کسی طرح تعلق ہو، خواہ وہ فہم قرآن کے لیے ضروری ہوں یا نہ ہوں

1. الاتقان فی علوم القرآن (اردو ترجمہ) - علامہ جلال الدین سیوطیؒ
2. مباحث فی علوم القرآن (اردو ترجمہ) -مناع القطانؒ
3. علوم القرآن (دو جلدیں) مولانا گوہر الرحمٰنؒ
4. علوم القرآن (اردو ترجمہ) -ڈاکٹر صبحی صالحؒ
5. علوم القرآن - مولانا محمد تقی عثمانیؒ
6. مجموعہ علوم القران -نواب سید محمد صدیق حسن خانؒ
7. منازل العرفان فی علوم القران (اردو)- مولانا محمد مالک کاندھلوی
8. محاضراتِ قرآنی - ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ
9. احسن البیان فی علوم القرآن - ڈاکٹر حسن الدین احمد

اصولِ تفسیر پر لکھی گئی کتب

اصول تفسیر پر لکھی گئی کتب

اصولِ تفسیر میں وہ تمام مباحث آتے ہیں جن کا تعلق براہِ راست فہمِ قرآن سے ہو، یعنی وہ قواعد اور اصول جن کا جاننا اور جن کو پیشِ نظر رکھنا قرآن فہمی اور اس کی صحیح تفسیر کے لیے ضروری ہے، اس کے تحت ان تمام شرائط و آداب کو بیان کیا جاتا ہے جن سے آراستہ ہونا مفسر کے لیے ضروری ہے

1. مقدمة في أصول التفسير (اردو ترجمہ) — شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ۔ یہ ایک مختصر کتاب (رسالہ) ہے جسے تفسیر کے بنیادی مباحث میں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس کا ترجمہ دنیا کی مختلف زبانوں میں ہو چکا ہے — اس کا انگریزی ترجمہ Introduction to the exegesis of the Quran ڈاکٹر عبدالحق انصاری نے کیا
2. الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (اردو ترجمہ) - حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی — اصولِ تفسیر پر ایک بے نظیر کتاب ہے، اصل کتاب فارسی میں تھی جس کے عربی، اردو اور انگریزی سمیت کئی زبانوں میں ترجمے ہوئے اور شرحیں لکھی گئیں
3. اکسیر فی اصول التفسیر (اردو ترجمہ - اصل کتاب فارسی میں ہے) — نواب صدیق حسن خانؒ
4. تفسیرِ قرآن کے اصول (اردو) - علامہ حمید الدین فراہیؒ، اصل کتاب عربی میں ہے (التکمیل فی اصول التاویل)
5. علمِ تفسیر چند بنیادی مسائل (اردو ترجمہ) - امام حسن البنا شہید
6. مبادئ تدبر القرآن — مولانا امین احسن اصلاحی، اصول فہم قرآن — مولانا امین احسن اصلاحی